مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں یکفر بوصفہ تعالیٰ بالفوق او بالتحت اھ ملخصاً (بحر الرائق جلد پنجم ص۱۲۰) لیکن اگر کوئی شخص یہ جملہ بلندی و برتری کے معنی میں استعمال کرے تو قائل پر حکم کفر نہ کریں گے مگر اس قول کو برا ہی کہیں گے اور قائل کو اس سے روکیں گے۔ وھو سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

کتبہ: جلال الدین احمد الامجدی

۲۵، جمادی الاخریٰ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ: از عبد الحفیظ کانپور

۱۔ ہم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ خدا حاضر و ناظر ہے۔ تو یہ درست ہے یا نہیں؟ اور کیا یہ عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے؟

۲۔ جب لوگ ایک جگہ بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں تو ان کے درمیان خدا موجود ہوتا ہے یہ کہنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب: (۱) اگر حاضر و ناظر بمعنی شہید و بصیر اعتقاد رکھتے ہیں۔ یعنی ہر موجود اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے اور وہ ہر موجود کو دیکھتا ہے تو یہ عقیدہ حق ہے مگر اس عقیدہ کی تعبیر لفظ حاضر و ناظر سے کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے بارے میں حاضر و ناظر کا لفظ استعمال کرنا نہیں چاہئے لیکن اگر پھر بھی کوئی شخص اس لفظ کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بولے تو وہ کفر نہ ہوگا جیسا کہ درمختار مع شامی جلد سوم ص۳۰۶ میں ہے یا حاضر یا ناظر لیس بکفر وھو اعلم۔

(۲) جب لوگ ایک جگہ بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں تو ان کے درمیان خدا موجود ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہنا چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے۔ عقائد نسفی میں ہے۔ لا یتمکن فی مکان اھ اسی کے تحت شرح عقائد نسفی میں ص۳۳ پر ہے اذا لم یکن فی مکان لم یکن فی جھۃ لا علو ولا سفل ولا غیرھما اور پ ۲۸، رکوع ۲ میں ہے ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم تو اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں مشاہدہ فرماتا ہے اور ان کے رازوں کو جانتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے درمیان خدائے تعالیٰ موجود ہوتا ہے تفسیر جلالین میں ہے ھو رابعھم بعلمہ اور علامہ صاوی نے فرمایا قولہ بعلمہ ای وسمعہ وبصرہ ومتعلق بھم قدرتہ وارادتہ اھ۔ اور تفسیر مدارک میں اس آیت کریمہ کے تحت ہے یعلم ما یتناجون بہ ولا یخفی علیہ ما ھم وقد تعالیٰ عن المکان علوا کبیرا اھ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ: جلال الدین احمد الامجدی